اداریہ

عصرحاضر میں اسلامی تصورقیادت کی ضرورت اوراہمیت

رئیس التحریر: مولاناسید نسیم علی شاہ الہاشمی

جب ساری دنیا خدا کے دشمنوں سے بھری پڑی تھی اور ہر طرف ظلمت کا ہی دور دورہ تھا۔ حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ قیصر روم نے خدائی کا دعویٰ کرلیا اور اہل فارس بھی حدود پار کرچکے تھے۔ تثلیث کا نعرہ گونج رہا تھا اور شرک کے بادل بھی چھائے ہوئے تھے۔ یہ تاریخ کا وہ دور تھا جس سے خود تاریخ کے اوراق پناہ مانگ رہے تھے اور ایسی کرن کے متمنی تھے جو ان کو جلا بخشے۔

اسی تاریک دور میں سرزمین عرب سے علم کا ایک چشمہ ابھرا، نور کی ایک کرن بلند ہوئی جس نے نہ صرف عرب بلکہ پوری روئے زمین کو سیراب اور روشن کردیا۔ عرب کے وہ بے لگام جہلاء جن کی قیادت سے انسانیت معذور تھی، وہ اسی ایک قائد کے اشارے پر مرمٹنے لگے۔ اس عظیم قائد نے اپنی بے مثال قیادت سے دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا اور اپنے پیروکاروں کے لئے قیادت کے وہ زرین اصول وضع کئے جن سے ادیان ومذاہب عاری تھے۔

تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ادنیٰ طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ قیادت کے ان زرین اصولوں پر عمل پیرا مسلمان قوم نہایت محیر العقول طریقہ پر ترقی اور اپنے کارناموں کا نقش صفحہ تاریخ پر اس طرح ثبت کرگیا کہ دنیا کی دیگر اقوام ان کی عظمت وبرتری کے سامنے سرنگوں ہوگئیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے چند سال بعد ہی مسلمانوں نے جزیرۃ العرب سے نکل کر دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلنا شروع کیا تو سخت ترین مقابلوں کے باوجود اس انداز سے آگے بڑھے کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام سے پہلے انہوں نے اپنی حکومت ومملکت کے حدود کو وسعت دے کر اپنی سیاسی اور علمی قیادت کا لوہا منوایا۔ انسانی تاریخ میں انسان کی یہ سرفرازی بالکل نئی چیز تھی۔ اس لئے مخالفت کی بنیاد بن گئی۔ انسانیت کے دشمن ادھر ادھر سر مارتے رہے مگر ایک قلعہ تھا جو بنتا گیا۔ جس کی دیوار آسمان تک اور قلعہ بندیاں مدینہ سے

سائبیریا تک پہنچ گئی لیکن بد قسمت مسلمان قیادت کے اعلیٰ معیار اور چناؤ کے عمدہ طریقہ ہونے کے باوجود ایک صدی بھی اس نظام پر کاربند نہ رہ سکا۔

حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اسلام کا عطا کردہ تصور قیادت اعلیٰ اور ارفع ہونے کے باوجود تعطل کا شکار ہے۔ غیر اسلامی دنیا میں اس کے مقبول ہونے کے اسباب تو سمجھ میں آسکتے ہیں لیکن اسلامی دنیا میں اس کا فقدان ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی فوقیت اور برتری کا نقش مؤثر و دل پزیر پر تشریح، زبان وادب کے نئے اسلوب و پیرایہ میں جدید طبقہ کے دل و دماغ میں قائم کیا جائے اور بھرپور علمی تنقید اور ماہرانہ تحلیل و تجزیہ سے تہذیب جدید کے طلسم کو توڑا جائے۔